

حافظ بیر علی زئی

☆ اصول دین ☆

مترجم

☆☆

[ أخبرنا أبو زيد الشامي<sup>(۱)</sup> قراءة عليه ، قال : أخبرنا الشيخ أبو طالب<sup>(۲)</sup> عبد القادر بن محمد بن عبد القادر بن محمد بن يوسف قراءة عليه وهو يسمع وأنا أسمع فأقربه ، قال أخبرنا الشيخ أبو إسحاق<sup>(۳)</sup> إبراهيم بن عمر بن أحمد البرمكي رحمه الله ، قال : [ حدثنا أبو الحسن علي<sup>(۴)</sup> بن عبد العزيز [ بن مردك بن أحمد البرذعي ] ، قال : أخبرنا أبو محمد عبد الرحمن بن أبي حاتم<sup>(۵)</sup> ] أسعده الله ورضي الله عنه [ قال : سألت أبي<sup>(۶)</sup> (بطل) وأبا زرعة<sup>(۷)</sup> رضي الله عنهما عن مذاهب أهل [ السنة ] في أصول الدين ، وما أدركا عليه العلماء في جميع الأمصار وما يعتقدان (بطل) من ذلك ، فقالا : أدركنا العلماء في جميع الأمصار حجازاً وعراقاً ومصرأً وشاماً ويمناً ، فكان من مذهبهم

امام ابو محمد عبدالرحمن بن ابی حاتم الرازی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: میں نے اپنے والد (ابو حاتم الرازی) اور ابو زرعة (الرازی) رحمہما اللہ سے اصول دین میں مذاہب اہل سنت کے بارے میں پوچھا اور (یہ کہ) انہوں نے تمام شہروں میں علماء کو کس (عقیدے) پر پایا ہے اور آپ دونوں کا کیا عقیدہ ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہم نے حجاز، عراق، مصر، شام اور یمن کے تمام شہروں میں علماء کو اس (درج ذیل) مذہب پر پایا کہ:

ط: أن الإيمان قول وعمل ، يزيد وينقص

بے شک ایمان قول و عمل (کا نام) ہے (اور یہ کہ) زیادہ ہوتا ہے اور کم (بھی) ہوتا ہے۔

ط: والقرآن كلام الله غير مخلوق بجميع جهاته قرآن ہر لحاظ سے اللہ کا کلام ہے، مخلوق نہیں ہے۔

لا: والقدر خيره وشره من الله [ عز وجل ] اچھی اور بری تقدیر، اللہ کی طرف سے ہے۔

لا: وخير هذه الأمة بعد نبیہا أبو بکر الصديق ، ثم عمر بن (بطل) الخطاب ، ثم عثمان بن عفان ،

ثم علي بن أبي طالب رضي الله عنهم ، وهم الخلفاء الراشدون المهديون ۔

☆ امام ابو محمد عبدالرحمن ابی حاتم الرازی رحمہ اللہ کی ” کتاب اصل السنۃ واعتقاد الدین “ سے اردو ترجمہ ☆ عربی متن اس نچے کا ہے جسے ” الدارالسلفیہ ، بومبائی ، الہند “ نے شمس محمد عزیزش کی تحقیق سے شائع کیا ہے۔ (۱) السمعانی نے کہا: شیخ صالح خیر کثیر العبادۃ / توفي ۵۵۴ ھ

(١) سير اعلام النبلاء ج ٢٥ ص ٣٢١ (٢) الفقه العالم المسند توفي ٥١٦ هـ (النبلاء ج ١٩ ص ٣٨٦) (٣) وكان صدوقاً دينياً توفي ٤٤٥ هـ (تاريخ بغداد ج ٦ ص ١٣٩، النبلاء ج ٤ ص ٦٥٥، ٦٠٤) (٤) وكان ثقةً توفي هـ (تاريخ بغداد ج ١٢ ص ٣٥) (٥) قال ابو الوليد الباجي: ثقة حافظه توفي هـ (النبلاء ج ٣ ص ٢٦٤) (٦) ابو حامد الرازي: أحد الأئمة الحفاظ الأثبات توفي هـ (تاريخ بغداد ج ٣ ص ٤٣، النبلاء ج ٣ ص ٢٢٤، ٢٢٣) (٧) امام حافظ ثقة مشهور توفي ٢٦٤ هـ (الترتيب: ٣٢١٢)

نبی (ﷺ) کے بعد اس امت میں سب سے بہتر ابو بکر صدیق ہیں پھر عمر بن الخطاب، پھر عثمان بن عفان، پھر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم اور یہی خلفاء راشدین مہدیین ہیں۔

ج: وأن العشرة الذين سماهم رسول الله صلى الله عليه [وسلم] وشهد لهم بالجنة على ما شهد به ، وقوله الحق

عشرہ (مبشرہ) جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے جنتی ہونے کی گواہی دی ہے وہ (ہمارے نزدیک) جنتی ہیں اور آپ ﷺ کی بات حق ہے۔

ج : والترحم علی جمیع اصحاب محمد صلی اللہ علیہ [و علی آلہ] و الکف عما شجر بینہم  
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ کے بارے میں رحمت (اور رضی اللہ عنہم) کی دعا مانگنی چاہئے اور ان کے درمیان جو  
اختلافات تھے ان کے بارے میں سکوت کرنا چاہئے۔

۴: وَأَنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ عَلَى عَرْشِهِ بَاطِنٌ مِّنْ خَلْقِهِ ، كَمَا وَصَفَ نَفْسَهُ فِي كِتَابِهِ وَعَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ ﷺ [بَلَا كَيْفَ] ، (ب) ۱۸ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ، لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ

اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر (بغیر سوال کیفیت مستوی) ہے، اپنی مخلوق سے (بجاظ ذات) جدا ہے جیسا کہ اس نے اپنی کتاب (قرآن مجید) میں اور رسول اللہ ﷺ کی زبان (مبارک) پر بیان فرمایا ہے۔ اس نے ہر چیز کو علم سے گھیر رکھا ہے، اس کی مثل کوئی چیز نہیں اور وہ سننے اور دیکھنے والا ہے۔

١٠ : والله تبارك وتعالى يرى في الآخرة ويراه أهل الجنة بأبصارهم، (﴿﴾ كلامه كيف شاء وكما شاء -

اللہ تعالیٰ آخرت میں نظر آئے گا جنتی لوگ اسے اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے (اسی کا) کلام ہے جیسے چاہے اور جب چاہے۔  
ع : والجنة [ حق ] والنار حق ، وهما مخلوقتان [ لا یفنیان أبدا ] : فالجنة ثواب لأولیائه ، والنار عقاب لأهل معصيته إلا من رحم

جنت حق ہے، جہنم حق ہے، اور یہ دونوں مخلوق ہیں کبھی فنا نہ ہوں گی، اللہ کے دوستوں کے لئے جنت کا بدلہ ہے، اور اس کے نافرمانوں کے لئے جہنم کا عذاب ہے سوائے ان کے جن پر وہ (اللہ) رحم فرمائے۔  
 ﴿الصراط حق﴾ (یل) صراط حق ہے۔

المميزان [الذي] له كفتان يوزن فيه أعمال العباد حسننها وسيئها حق

میزان (ترازو) کے دو پلڑے ہیں جن میں بندوں کے اچھے اور برے اعمال تولے جائیں گے۔

ط. والحوض المكرم به نبينا صلى الله عليه [وسلم وعلى آله] حق / (بطل) والشفاعة حق -

نبی ﷺ کا حوض کوثر حق ہے، اور شفاعت حق ہے۔

ط: وَأَنْ نَّاسًا مِنْ أَهْلِ التَّوْحِيدِ يَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ حَقِّ

اہل توحید (مسلمانوں) میں سے (بعض) لوگوں کا (آپ ﷺ کی) شفاعت کے ذریعے (جہنم کی) آگ سے نکلنا حق ہے۔

لاط: وَعَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ

ط: وَمَنْكَرٌ وَنَكِيرٌ [ حَقٌّ ] منکر و نکیر (قبر میں سوال و جواب والے فرشتے) حق ہیں۔

جط: وَالْكَرَامُ الْكَاتِبُونَ حَقٌّ کراما کاتین (اعمال لکھنے والے فرشتے) حق ہیں۔

ط: وَالْبَعْثُ مِنَ بَعْدِ الْمَوْتِ حَقٌّ موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونا حق ہے۔

مط: وَأَهْلُ الْكِبَارِ فِي مَشِيئَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ، لَا نَكْفُرُ ، أَهْلُ الْقِبْلَةِ بِذُنُوبِهِمْ ، وَنُكَلِّ سِرَائِرَهُمْ إِلَى اللَّهِ

عز وجل

کبیرہ گناہ کرنے والوں کا معاملہ اللہ کی مشیت (اور ارادے) پر ہے (چاہے تو عذاب دے چاہے تو بخش دے) ہم

اہل قبلہ (مسلمانوں) کے گناہوں کی وجہ سے ان کی تکفیر نہیں کرتے، ہم ان کا معاملہ اللہ کے سپرد کرتے ہیں۔

عط: وَنَقِيمُ فَرَضِ الْجِهَادِ وَالْحَجِّ مَعَ أُمَّةِ الْمُسْلِمِينَ فِي كُلِّ دَهْرٍ وَزَمَانٍ

ہر زمانے (اور علاقے) میں ہم مسلمان حکمرانوں کے ساتھ جہاد اور حج کی فرضیت پر عمل پیرا ہیں۔

ط: وَلَا نَرَى الْخُرُوجَ عَلَى الْأُئِمَّةِ وَلَا الْقِتَالَ فِي الْفِتْنَةِ

ہم (مسلمان) حکمرانوں کے خلاف بغاوت کے قائل نہیں ہیں اور نہ فتنے (کے دور) میں (ایک دوسرے سے) قتال

کے قائل ہیں۔

ط: وَنَسْمَعُ وَنَطِيعُ لِمَنْ وَلَاهُ [ اللَّهُ أَمَرْنَا ] (بَطَّ) وَلَا نَنْزِعُ يَدًا مِنْ طَاعَةِ

اللہ نے جسے ہمارا حاکم بنایا ہے، ہم اس کی سنتے ہیں اور اطاعت کرتے ہیں اور اطاعت سے اپنا ہاتھ نہیں نکالتے۔

ط: وَنَتَّبِعُ السُّنَّةَ وَالْجَمَاعَةَ ، وَنَجْتَنِبُ الشُّذُوزَ وَالْخِلَافَ وَالْفِرْقَةَ

ہم (اہل سنت والجماعت) (کے اجماع) کی پیروی کرتے ہیں اور شذوذ، اختلاف اور فرقہ بازی سے اجتناب کرتے ہیں۔

ط: وَأَنَّ الْجِهَادَ مَاضٍ مِنْذُ بَعَثَ (ﷺ) اللَّهُ [ عَزَّ وَجَلَّ ] نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ [ وَسَلَّمَ ] إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ

مع أُولَى الْأَمْرِ مِنْ أُمَّةِ الْمُسْلِمِينَ ، لَا يَبْطُلُهُ شَيْءٌ

جب سے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو (نبی و رسول بنا کر) مبعوث فرمایا ہے، مسلمان حکمرانوں کے ساتھ مل کر

(کافروں کے خلاف) جہاد جاری رہے گا۔ اسے کوئی چیز باطل نہیں کرے گی (یعنی جہاد ہمیشہ جاری رہے گا)

ط: وَالْحَجُّ كَذَلِكَ اور یہی معاملہ حج کا (بھی) ہے۔

ط: وَدَفْعُ الصَّدَقَاتِ مِنَ السَّوَائِمِ إِلَى أُولَى الْأَمْرِ مِنْ [ أُمَّةِ ] الْمُسْلِمِينَ

مسلمان حکمرانوں کے پاس جانوروں (اور دیگر اموال) کے صدقات (زکوٰۃ عشر) جمع کرائے جائیں گے۔

ط: وَالنَّاسُ مُؤْمِنُونَ فِي أَحْكَامِهِمْ وَمَوَارِيثِهِمْ ، وَلَا يَدْرِي مَا هُمْ عِنْدَ اللَّهِ [ عَزَّ وَجَلَّ ] فَمَنْ قَالَ : إِنَّهُ

مؤمن حقاً فهو مبتدع ومن قال: هو مؤمن عند الله فهو من (بطل) الكاذبين ومن قال: إني مؤمن بالله فهو مصيب

لوگ اپنے احکام اور وراثت میں مؤمن ہیں، اور اللہ کے ہاں ان کا کیا مقام ہے معلوم نہیں، جو شخص اپنے بارے میں کہتا ہے کہ وہ یقیناً مؤمن ہے تو وہ شخص بدعتی ہے، اور جو شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ اللہ کے ہاں (بھی) مؤمن ہے تو ایسا شخص جھوٹوں میں سے ہے۔ اور جو کہتا ہے کہ: میں اللہ کے ساتھ مؤمن (یعنی اللہ پر ایمان رکھتا) ہوں تو یہ شخص (صحیح اور) مصیب ہے۔  
ط: والمرجئة مبتدعة ضلال مرجع بدعتی گمراہ ہیں۔

ط: والقدرية مبتدعة ضلال، ومن أنكر منهم أن الله [عز وجل] يعلم ما يكون قبل أن يكون فهو كافر

قدریہ (تقدیر کا انکار کرنے والے) بدعتی گمراہ ہیں اور ان میں سے جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ اللہ تعالیٰ، کسی کام کے ہونے سے پہلے اس کا علم نہیں رکھتا تو ایسا شخص کافر ہے۔  
ع: وأن الجهمية كفار جہمیہ کفار ہیں۔

ط: و[أن] الرافضة رفضوا الاسلام رافضیوں نے اسلام چھوڑ دیا ہے۔

ط: والخوارج مراق خوارج (دین سے) نکلے ہوئے ہیں۔

ط: ومن زعم أن القرآن مخلوق فهو كافر [بالله العظيم] كفراً ينقل عن الملة ومن شك في كفره ممن يفهم فهو كافر

جو شخص یہ کہتا ہے کہ قرآن مخلوق ہے تو وہ کافر ہے، ملت (اسلامیہ) سے خارج ہے۔ اور جو شخص سوچ بوجھ (اور) اقامت (حجت) کے باوجود اس شخص کے کفر میں شک کرے تو وہ (بھی) کافر ہے۔

ط: ومن شك في كلام الله [عز وجل] فوقف (بطل) شاكاً فيه يقول لا أدري مخلوق أو غير مخلوق فهو جهمي

جو شخص اللہ کے کلام کے بارے میں شک کرتے ہوئے توقف کرے اور کہے کہ: مجھے پتہ نہیں کہ (قرآن) مخلوق ہے یا غیر مخلوق تو ایسا شخص جہمی ہے۔

ط: ومن وقف في القرآن جاهلاً علم وبدع ولم يكفر جو جاہل شخص قرآن کے بارے میں توقف کرے تو اسے سمجھایا جائے گا۔

ط: ومن قال (مقلد) لفظي بالقرآن مخلوق، أو القرآن بلفظي مخلوق فهو جهمي

[قال الشيخ أبو طالب: قال إبراهيم بن عمر: قال علي بن عبدالعزيز] قال أبو محمد: وسمعت أبي رضي الله عنه يقول:

جو شخص لفظی بالقرآن (میرے الفاظ جن سے میں قرآن پڑھتا ہوں) یا القرآن بلفظی (قرآن میرے الفاظ کے ساتھ) مخلوق کہے تو وہ جہمی (گمراہ) ہے۔

ج: علامۃ اہل البدع: الوقیعة فی اہل الأثر

ابو حاتم الرازی نے فرمایا: اہل بدعت کی یہ علامت ہے کہ وہ اہل اثر (اہل حدیث) پر حملہ کرتے ہیں۔

ج: علامۃ الزنادقة: تسمیتہم اہل / الأثر حشویۃ، یریدون إبطال الآثار

زنادقہ کی علامت یہ ہے کہ وہ اہل حدیث کو حشویہ (ظاہر پرست فرقہ) کہتے ہیں، ان کا اس سے مقصد احادیث کا انکار ہوتا ہے۔

ج: علامۃ الجہمیۃ: تسمیتہم اہل السنۃ مشبیہۃ

جہمیہ کی علامت یہ ہے کہ وہ اہل سنت کو مشبہ (۱) کہتے ہیں۔

ج: علامۃ القدیریۃ: تسمیتہم اہل السنۃ مجبرۃ

قدیریہ کی علامت یہ ہے کہ وہ اہل سنت کو مجبرہ (۲) کہتے ہیں۔

ج: علامۃ المرجئۃ: تسمیتہم اہل السنۃ مخالفۃ ونقصانیۃ

مرجئہ کی (ایک) علامت یہ ہے کہ وہ اہل سنت کو مخالفہ اور نقصانیہ کہتے ہیں۔

ج: علامۃ الرافضیۃ، تسمیتہم اہل السنۃ ثانیۃ

رافضیہ کی یہ علامت ہے کہ وہ اہل سنت کو ثانیہ (نابتہ، ناصبیہ) کہتے ہیں۔

ط: [ وظل هذا أمر عصبات معصيات ] ، ولا يلحق أهل السنة إلا اسم واحد ويستحيل أن

یجمعہم هذه الأسماء

ان تمام (برے ناموں) کی بنیاد (بدعات پر) تعصب اور معصیت ہے، اہل سنت کا ایک ہی نام ہے۔ اور یہ محال ہے

کہ ان کے بہت سے (خود ساختہ) نام اکٹھے ہو جائیں۔

ج: حدثنا أبو محمد، قال: [ و ] سمعت أبي وأبا زرعة يهجران أهل الزيغ والبدع، ويغلطان

رأيهما أشد تغليط وينكران وضع الكتب بالرأي بغير آثار، وينهيان عن مجالسة أهل الكلام وعن

النظر في كتب المتكلمين، ويقولان: لا يفلح صاحب كلام أبداً ﴿ انتهى الرسالة ﴾

ابو حاتم اور ابو زرعة دونوں گمراہوں اور بدعتیوں سے ہجر (بایکٹ) کرتے تھے ان (غلط) آراء کا شدید رد کرتے تھے۔

احادیث کے بغیر رائے والی کتابیں لکھنے پر سختی سے انکار کرتے تھے۔ اہل کلام (منطق و فلسفہ والوں) کی مجلس اور متکلمین کی

کتابیں دیکھنے سے منع کرتے تھے اور کہتے کہ: صاحب کلام کبھی فلاح نہیں پاتا (الایہ کہ مرنے سے پہلے توبہ کر لے)

﴿ رسالہ ختم شد ﴾

(۱) ایک فرقہ جو خالق کو مخلوق سے تشبیہ دیتا ہے۔ (۲) ایک فرقہ جس کا یہ نظریہ ہے کہ انسان سے جو فعل صادر ہوتا ہے وہ اختیاری نہیں بلکہ وہ